س 1۔ غزوہ بدر کی وجوہات، واقعات اور فتح کے اسباب بیان کریں۔

1 تعارف
2 غزوہ بدر کی وجوہات
(1) • قریش کی منافقین اور یہودیوں سے سازباز
(2) • قریش کی انصار سے دشمنی
(3) • قریش کی تولیت کعبہ کا خطرہ میں ہونا
(4) • کرز بن جابر فہری کا حملہ
(5) • عمرو بن حضرمی کا قتل
(6) • قافلہ ابو سفیان پر حملہ کی افواہ
3 غزوہ بدر کے واقعات
4 فتح کے اسباب
(1) • قریش کی نااتفاقی
(2) • مسلمانوں کا اتحاد
(3) • اللہ تعالیٰ کی نصرت
(4) • حضرت محمدؐ کی منظم ترتیب جنگ
(5) • قریش کے مشہور سرداروں کی موت
5 تنقیدی جائزہ
غزوہ بدر : یوم الفرقان

تعارف

غزوہ بدر کفار اور حق کے پروانوں کے مابین پہلا معرکہ تھا۔ اس معرکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود بھی ان کو فتح، نصرت اور کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مسلمانوں نے تعداد میں زیادہ نہ ہونے کے باوجود بہت جرأت، دلیری اور بہادری سے کفار کا سامنا

کیا۔ یہ مسلمانوں کا جذبہ ایمانی ہی تھا کہ جس کی بدولت مسلمانوں نے کفار کو اپنی کم تعداد کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ایسی عبرتناک شکست دی کہ جس کی مثال تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔

2 غزوہ بدر کی وجوہات

اسلام ایک امن پسند دین ہے لیکن کچھ ایسی وجوہات و واقعات ہیں درج ذیل ہیں جو کہ غزوہ بدر کا پیش خیمہ بنے۔

1) **قریش کی منافقین اور یہودیوں سے سازباز:** مسلمانوں کی مدینہ میں پرامن زندگی قریش مکہ کو کسی بھی طرح گوارا نہ تھی اس لیے ان کے سرکردہ سرداروں نے مدینہ کے رئیس عبداللہ بن ابی کو خط لکھا کہ تم نے ہمارے کچھ آدمیوں کو پناہ دے رکھی ہے یا تو انکو اور انکے ساتھیوں کو قتل کر دو یا ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ ہم مدینہ پر حملہ کر دیں گے، تمہیں تباہ کر دیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ عبداللہ بن ابی کے دل میں بھی مسلمانوں کے لیے کدورت تھی۔ اس نے قریش کا ساتھ دینے کا ارادہ کیا اور اس طرح کفار، یہود اور قریش کی سازشیں رنگ لائیں اور غزوہ بدر کی نوبت پیش آئی۔

2) **قریش کی انصار سے دشمنی:**

قریش مہاجرین کے ساتھ ساتھ انصار کے بھی دشمن بن چکے تھے کیونکہ یہ انصار ہی تھے جنھوں نے مہاجرین کی آبادکاری میں بھرپور ساتھ دیا۔ ہجرت کے تھوڑا عرصہ بعد قبیلہ اوس کے ایک سردار حضرت سعد بن معاذ طواف کعبہ کی نیت سے مکہ گئے وہاں اپنے قریشی دوست امیہ کے ہاں ٹھہرے۔ ابوجہل کی نظر پڑی تو پوچھا کون ہے؟ امیہ نے اُن کے بارے میں بتایا۔

تو ابوجہل نے کہا کہ امیہ اگر یہ تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے مرتدوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ یہ کعبہ کی زیارت کے لیے آئیں۔ جس کے جواب میں حضرت سعد نے کہا: کہ قریش نے اگر ہمیں حملہ آپ سے روکا تو ہم ان کی تجارتی شاہراہ جو کہ شام کی طرف سے مدینہ کے قریب سے جاتی ہے بند کر دیں گے۔ اس سے قریش کی تجارت کی راہ میں رکاوٹوں کا خوف بڑھ گیا تو انہوں نے ہر حال میں مسلمانوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

(iii) قریش کی تولیت کعبہ کا خطرہ میں ہونا:

قریش والے اپنے آپ کو خانہ کعبہ کے پاسبان سمجھتے تھے اور توحید کی بجائے شرک کو اصل جانتے تھے۔ جب کہ مسلمان توحید کے پرستار تھے۔ اس لیے قریش کو خدشہ تھا کہ انکے دین کی جگہ مسلمانوں کا دین آجائے گا اور ان کی دکان بند ہو جائے گی۔ اس لئے اس سارے مسئلہ کا واحد حل مسلمانوں سے حرب کے میدان میں بدلہ لینا ہے۔

(iv) کرز بن جابر فہری کا حملہ:

ربیع الاول 2 ہجری میں مکہ کے ایک سردار کرز بن جابر فہری نے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا اور اہل مدینہ کے مویشی لے کر بھاگ نکلا۔ مسلمانوں نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے مویشی چھین لیے پر کرز بھاگ نکلا۔ یہ واقعہ بھی غزوہ بدر کی وجہ بنا۔

(v) عمرو بن حضرمی کا قتل:

رجب 2 ہجری میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے 12 افراد پر مشتمل ایک دستہ وادی نخلہ میں بھیجا۔ جس کے سربراہ عبد اللہ بن جحش تھے۔ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہدایت تھی کہ وادی نخلہ میں قیام کر کے قریش کے

حالات کا پتہ لگائیں۔ اس دستے کی جھڑپ ایک قافلے سے ہو گئی جو کہ شام سے مال تجارت مکہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس جھڑپ میں مکہ کا ایک شخص عمرو بن حضرمی مارا گیا اور دو گرفتار کر لیے گئے۔ مدینہ واپسی پر نبی پاکؐ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا میں نے لڑائی کے لیے نہیں کہا تھا۔ قریش نے اس جھڑپ کو بھی اچھالا اور لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔

(ii) قافلہ ابوسفیان پر حملہ کی افواہ:

ابوسفیان ایک قافلہ تجارت لئے ہوئے شام جا رہا تھا کہ افواہ اڑی کہ مسلمانوں نے حملہ کرنا ہے۔ ابوسفیان نے مدد کے لیے قاصد بھیجا۔ اس واقعے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ان سب سے مسلمانوں کے خلاف ایک لشکر تیار کیا گیا اور اسے روانہ کیا۔ ادھر ابوسفیان ساحلی راستے سے پہنچ گیا۔ لشکر مدینہ کے قریب پہنچ چکا تھا واپسی کا ارادہ ہوا پر ابوجہل لڑنے پر مصر رہا۔

3 غزوہ بدر کے واقعات:

جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو لشکر کی روانگی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے صحابہ کرام کو اکٹھا کیا اور معاملات سے آگاہ کیا۔ جس پر صحابہ نے کہا ہر حال میں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپؐ نے **313** افراد پر مشتمل ایک لشکر تیار کیا جن میں **60 مہاجرین** اور باقی انصار تھے۔ اس لشکر کے پاس **2 گھوڑے** اور بار برداری کے لیے **چند اونٹ** تھے۔ **17 رمضان 2 ہجری** کو حق کے پیروکار روانہ ہوئے۔ بدر کے موزوں مقام پر قریش قابض ہو چکے تھے۔ آپؐ نے ایک چشمے پر قبضہ کر لیا۔ رات گزر گئی۔ دوسرے دن آپؐ نے فوجی ترتیب کے صفیں درست کیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

"اے تمام جہانوں کے معبود! مجھ سے وہ وعدہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اگر آج تیرے یہ مٹھی بھر بندے مارے گئے تو پھر قیامت تک تیری عبادت کرنے والا تیرا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔"

پھر:

دستور کے مطابق دونوں طرف کے مبارز میدان میں نکلے، اور لڑائی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا اور قریش کے **70** آدمی قتل ہوئے اور 70 ہی تقریباً گرفتار ہوئے باقی بھاگ نکلے۔ مسلمانوں کے **14** شہید ہوئے جن میں سے **6** مہاجرین **8** انصار تھے۔

★ **نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات:**

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ہدایات دیں کہ جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ جنگی قیدیوں کے بارے میں مشاورتی اجلاس ہوئے کہ ان کا کیا جائے تو حضرت عمر نے کہا ان کو قتل کر دیا جائے۔ جبکہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ فدیہ لے کے چھوڑ دیا جائے۔ اکثر صحابہ کرام نے اس رائے کی تائید کی۔ اس لئے انہی رائے پر عمل کیا گیا۔ صرف دو قیدیوں عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا گیا۔ باقی سب کو فدیہ دے کر رہا کر دیا گیا۔

4 فتح کے اسباب

مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود بھی اس جنگ میں غازی قرار پائے۔ غزوہ بدر کی فتح کے اسباب درج ذیل ہیں جو کہ کفار کی شکست کے ذمہ دار ہیں۔

قریش کی نااتفاقی

قریش میں باہمی اتفاق نہ تھا۔ بڑے بڑے سردار لڑنے کیلئے تیار نہ تھے۔ ہر نامور سردار اپنے آپ کو فوج کا کمانڈر سمجھتا تھا۔ جس سے ان کی جڑیں کمزور پڑ گئیں۔

مسلمانوں کا اتحاد

قریش کے برعکس مسلمانوں کی صفوں میں کمال کا اتحاد تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمان نظم و ضبط کی اعلیٰ مثال رہے کیونکہ انہیں نبی پاک ﷺ کی قیادت ملی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت

سب سے بڑی وجہ اللہ تعالیٰ کی تائید تھی۔ کیونکہ مسلمان حق کی خاطر لڑ رہے تھے۔ اس کے برعکس کافر حق کو دبانے کے لیے۔ اس لئے شروع سے ہی کفار پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ایسا رعب طاری کر دیا تھا کہ انہیں مسلمانوں کی تعداد دوگنا زیادہ نظر آتی تھی حالانکہ حالات الٹ تھے کیونکہ مسلمان ابھی جلد خیمہ زن تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت

↓

جب عام لڑائی شروع ہوئی تو کفار نہایت بے ترتیبی سے آگے بڑھے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خود صفوں کو ترتیب دیا تھا اور فوج کو پیش قدمی سے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ دشمن بالکل قریب آگیا۔ مسلمان ایکدم حملہ آور ہوئے، قریش ایسے حملے کیلئے بالکل تیار نہ تھے۔

قریش کے سرداروں کی موت

↓

شروع کی مبارزت میں کفار کے مشہور سردار عتبہ، ولید اور شیبہ مارے گئے جن سے ان کے حوصلے پست ہوگئے

5 تنقیدی جائزہ

↓

غزوہ بدر نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ ساری دنیا کا اہم ترین واقعہ ہے۔ جس میں اپنے سے تین گنا بڑی طاقت کو ختم کیا گیا۔ مسلمانوں کی فتح کے باعث اس غزوہ کو "یوم الفرقان" یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا قرار دیا گیا۔ اس غزوہ کے بعد قریش کافی کمزور ہو گئے۔ لیکن وہ اپنی شکست بھلا نہ سکے اور انتقام کی آگ میں جلنے لگے اور اندر ہی اندر مسلمانوں سے بدلہ لینے کی تیاریاں شروع کیں۔ جو کئی اور جنگوں کا سبب بنی۔

س ۲: غزوہ خندق میں کفار کی ناکامی کے کیا اسباب تھے؟

1 تعارف

• غزوہ خندق کہلوانے کی وجہ

• غزوہ احزاب کہلوانے کی وجہ

2 ناکامیِ کفار کے اسباب

۱ حضرت محمدؐ کی قیادت کے جوہر

۲ ناخوشگوار موسم

۳ مسلمانوں کا جذبۂ ایمانی

۴ کفار کی تعداد انکے لیے مسئلہ بن گئی

۵ قریش کا لالچ پن

۶ کفار کی نااتفاقی

3 تنقیدی جائزہ

آپؐ نے فرمایا!

"قریش کی چڑھائیاں ختم ہوگئیں اور ہماری چڑھائیاں شروع ہوگئیں"

تعارف

یہ جنگ ۵ ہجری کو ہوئی - اس غزوہ کو غزوہ خندق اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں دفاع کے لیے مدینہ کے اردگرد خندق کھودی گئی تھی - نیز احزاب جمع ہے حزب کی اور اس کے معانی گروہ کے ہیں۔ چونکہ کفار کے مختلف قبائل متحد ہو کر اپنے زعم میں اسلام کو مٹانے کے لیے آئے تھے اس لئے اس غزوہ کو غزوہ احزاب کہا جاتا ہے۔ اس میں مسلمانوں نے ہمت اور عزم کی مثال قائم کی اور دکھایا

ہوئے۔ اس جنگ کو اسلام کی نشر و اشاعت کی راہ میں آخری رکاوٹ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

2 کفار کی ناکامی کے اسباب

غزوہ خندق میں کفار کی ناکامی کی وجوہات میں سے کچھ وجوہات درج ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

(i) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر سرپرستی مسلمانوں نے مدینہ کے گرد دفاع کے لیے خندق کھودی۔ جو کہ بالکل ایک نئی حکمت عملی تھی کہ جس کا عرب قبائل تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ اور اس حکمت عملی کے لیے کفار کے پاس کوئی حل نہ تھا۔

(ii) ناموافق موسم

موسم ناموافق تھا۔ اور اس نے قریش کے ارادوں پر بھی پانی پھیر دیا۔ شدید جاڑے کے موسم میں قریش کو باہر خیموں میں راتیں گزارنا پڑیں۔ اس پر آندھی اور طوفان نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔

(۱۶) مسلمانوں کا جذبہ ایمانی

↓

مسلمان اسلام کے لیے لڑنے مرنے کو تیار تھے۔ اس لیے اتنے طویل محاصرے میں سامان جنگ اور رسد کی کمی کے باوجود بھی مسلمانوں نے کمال حوصلے اور عزم سے اپنے ایمان کو ثابت کیا۔

(۱۷) سامان رسد کی کمی کفار کے لیے مسئلہ

↓

کفار کی کثیر نفری خود ان کے لیے وبال جان بن گئی۔ کیوں کہ اس دور میں ذرائع نقل و حمل اتنے تیز نہ تھے۔ انہیں اتنے بڑے لشکر کے لیے رسد کی بحالی ایک سنگین مسئلہ تھی۔

(۷) قریش کا لالچ پن

↓

یہ جنگ ایسے موقع پر شروع کی گئی کہ اس کے فوراً بعد مقدس مہینوں کی آمد تھی۔ جن میں لڑائی عرب کے دستور میں حرام تھی۔ اس کے علاوہ حج کے ایام بھی قریب تھے۔ قریش سرداروں نے کعبہ کی تولیت کے ناطے حج کے انتظامات کرنے تھے جس سے انکو مالی فوائد حاصل ہونا تھے اس لئے ان کے اس لالچ نے انکو واپسی کا ارادہ بنانے پر مجبور کیا۔

(vi) کفار کی نا اتفاقی

↓

غزوہ خندق میں مختلف قبائل اگرچہ اسلام دشمنی میں متحد ہو گئے تھے لیکن ان میں حقیقی ہم آہنگی کا فقدان تھا اور ہر قبیلہ دوسرے سے بدظن تھا۔

3 تنقیدی جائزہ

غزوہ خندق اسلام کو مٹانے کی کفار کی آخری کوشش ثابت ہوئی۔ اس کے بعد ان میں ہمت نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اسی لئے اس غزوہ کے اختتام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

"قریش کی چڑھائیاں ختم ہو گئیں اور ہماری چڑھائیاں شروع ہو گئیں۔"

قریش کے خدشات کے پیش نظر اب ان کا شام سے تجارت کے علاوہ عراق سے تجارت کا راستہ بھی بند ہو گیا۔ کیونکہ اس غزوہ میں فتح کے بعد مسلمانوں کا اثر و رسوخ نجد سے آگے بڑھ کر یمامہ تک پھیل گیا۔ قریش کی اس اقتصادی ناکہ بندی نے ان کی قوت کو اور کم کر دیا۔ اور اس غزوہ میں بنو قریظہ نے مسلمانوں سے غداری کی تھی۔ اسلئے آنحضور ﷺ نے ان کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا اور ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرے کی طوالت سے تنگ آ کر قریظہ نے کہا کہ ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ قبول کریں گے۔ حضرت سعد نے توراۃ کے مطابق یہ فیصلہ دیا کہ لڑائی کے قابل تمام مرد قتل کر دیے جائیں گے اور بچے اور عورتوں کو قید کیا جائے۔ اور ان کے پیسے دولت مال غنیمت ہو گی۔ یہ فیصلہ اگرچہ سخت تھا پر کفار کی سازشوں کے پیش نظر اسکے درست ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا

س ۳: غزوہ خیبر سے حاصل ہونے والے فوائد پر نوٹ لکھیں۔

1 تعارف
2 غزوہ خیبر سے حاصل فوائد
۱) خراج کا آغاز
۲) اسد اللہ کا لقب: حضرت علی علیہ السلام
۳) قلعہ قاموس اور باغ فدک کا ملنا
۴) اسلام کی اشاعت میں آسانی
۵) کفار و عرب قبائل کا زوال
3 تنقیدی جائزہ

۱) تعارف.

خیبر مدینہ سے شمال مغرب میں 150 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ بہت عرصہ پہلے یہود یہاں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ادھر انہوں نے زراعت کا پیشہ اختیار کیا اور وہ سیاسی، سماجی، ثقافتی اور معاشی لحاظ سے غالب پوزیشن میں آ گئے تھے۔ اسلامی کتب تاریخ کے مطابق خیبر کے یہود نے بنو وادی قریٰ، تیماء و فدک اور عرب قبیلہ بنو غطفان کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ بنو نظیر کے یہود خیبر کے یہود کے ساتھ مل کر پیغمبر اسلام کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ واضح ہو کہ بنو نظیر کو میثاق مدینہ کی خلاف ورزی کرنے پر مدینہ سے جلا وطن کیا گیا تھا۔ ان میں سے بعض خیبر میں مقیم ہو گئے تھے۔ 627ء میں بنو نظیر کے سردار حیی بن اخطب نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ کفار مکہ اور بدو قبائل کے ساتھ مل کر غزوہ خندق کے دوران مدینہ کا محاصرہ کیا تھا۔ اور اس طرح بنو نظیر نے بنو قریظہ کو بھی قائل کیا کہ وہ میثاق

مدینہ کی خلاف ورزی کرنے پر 628ء میں مسلمان خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلم فوج کی تعداد 1400 سے 1800 کے درمیان تھی جبکہ ان کے پاس دو سو تک گھوڑے بھی تھے۔

غزوہ خیبر کے فوائد

غزوہ خیبر اسلام کی کامیابیوں میں سے ایک عظیم کامیابی تھی۔ جس سے اسلام کی اشاعت کو فروغ ملا۔ اس غزوہ سے حاصل ہونے والے فوائد کی فہرست درج ذیل میں قلمبند کی گئی ہے۔

(i) خراج کا آغاز

↓

غزوہ خیبر کے اختتام پر یہود نے ہتھیار ڈال دیئے اور ان کو اس شرط پر رہنے دیا گیا کہ اپنی زرعی پیداوار میں سے آدھا حصہ مسلمانوں کو دینگے۔ اس سے خراج کا آغاز ہوا۔

(ii) شجاعتِ علیؓ کی مداحت

↓

حضرت علیؓ کے ہاتھوں مرحب کے قتل، قلعہ قاموس کی فتح اور درِ خیبر کا اکھاڑنا تھا، جس سے آپؓ کی شجاعت کے مداح ہو گئے اور آپؓ کو اسد اللہ یعنی اللہ کے شیر کا لقب ملا۔

(۱۶) قلعوں کی فتوحات

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے بعد ہی ہوا تھا کہ ہمیں پیٹ بھر کے کھانا کھانے کو ملا۔ کیوں کہ اس غزوہ میں قلعہ قاموص اور باغِ فدک مسلمانوں کو مل گیا۔

(۱۷) اشاعتِ اسلام : عرب قبائل کا زوال

غزوہ خیبر کی بدولت تمام یہودی قبائل اور ان کے اتحادی عرب قبائل کی سیادت و اثر و رسوخ جاتا رہا اور مسلمانوں کی عسکری و سیاسی فتح دیکھتے ہوئے اردگرد کے قبائل پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ جس سے اشاعت اسلام کی رکاوٹیں دور ہو گئیں۔

تنقیدی جائزہ

غزوہ خیبر اسلام کا ایک بہت بڑا معرکہ ثابت ہوا اور اس طرح اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ اور اس کے مضافات میں ہر شورش انگیز سے کنٹرول حاصل کیا اور بعد ازاں کفارِ مکہ اور بیرونِ عرب کے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔